REGD. No. L. 5254

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۱۰۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم جمعہ

فی پرچہ ۱۲

جلد ۴۹/۱۴ | ۲۳ احسان ۱۳۳۹ ہش | ۲۳ جون ۱۹۶۰ء | نمبر ۱۴۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

نخلہ ۲۱ جون بوقت ۱۰½ بجے قبل دوپہر

کل دوپہر تک حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی بعد دوپہر اعصابی بےچینی کی بہت تکلیف ہو گئی۔ شام کو طبیعت نسبتاً بہتر ہو گئی۔ رات نیند اچھی آگئی۔ اس وقت طبیعت کل جیسی ہے۔

احباب جماعت التزام کے ساتھ حضور کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درد دل سے دعاؤں میں لگے رہیں۔

قومی آمدنی میں بیس فیصد اور صنعتی پیداوار میں پچاس فیصد اضافہ ہوگا

تعلیمی پروگرام کیلئے نواسی کروڑ روپیہ — دوسرے پنج سالہ منصوبے کی منظوری کا اعلان

مری ۲۲ جون۔ اقتصادی کونسل نے دو روز کی طویل بحث و تمحیص کے بعد دوسرے پنج سالہ منصوبے کے اغراض و مقاصد اصولوں اور ترقیاتی پروگراموں کی منظوری دے دی ہے۔ اس منصوبے کی تکمیل پر انیس ارب روپے خرچ ہوں گے۔ اور اسے ۱۹۶۰-۶۵ء کے دوران میں عملی جامہ پہنایا جائے گا۔ کونسل کا اجلاس صدر ایوب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اور اس میں منصوبے کی آخری منظوری دینے سے قبل اس کے مختلف پہلوؤں پر تقریباً سولہ گھنٹے تک غور و خوض کیا گیا۔ کونسل نے پلاننگ کمیشن کے تیار کردہ اس منصوبے کے ترقیاتی پروگراموں پر بطریق احسن عملدرآمد کے لئے خاص ادارہ قائم کرنے کے سوال پر بھی غور کیا۔ یاد رہے کہ اس منصوبے کا خاکہ دسمبر ۱۹۵۹ء میں شائع کیا گیا تھا۔ منظور شدہ منصوبے میں اس خاکے کے متعدد تخمینوں اور ہدفوں پر نظر ثانی کی گئی ہے۔

دہلی کے متعدد اکالی لیڈروں کی جائیدادیں ضبط کرلی گئیں

پنجابی صوبہ کی تحریک کو کچلنے کے لئے بھارتی حکومت کے اقدامات

نئی دہلی ۲۲ جون۔ سکھوں کے "پنجابی صوبہ" مورچے کو کچلنے کے لئے بھارتی حکومت نے ہزاروں سکھوں کی گرفتاریوں اور اخباروں اور پریسوں کی ضبطی کے بعد اب سرکردہ اکالی سکھوں کی جائیدادیں بھی ضبط کرنا شروع کر دی ہیں۔ ایک مجسٹریٹ کے احکام کے تحت اس مہم کو اور تیز کر دیا گیا ہے۔

مسٹر ایچ ایل گگنانی مجسٹریٹ نے پیر کے روز حکم جاری کیا ہے کہ آٹھ سرکردہ اکالی راہنماؤں کی جائیدادیں ضبط کرلی جائیں ان راہنماؤں میں دہلی اکالی دل کے صدر سردار رچھپال سنگھ اور سکرٹری بخشی جگدیو سنگھ بھی شامل ہیں۔ چھ اور اکالی سکھوں کا اثاثہ بھی ضبط کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ان پر الزام یہ ہے کہ اپنے خلاف جاری شدہ وارنٹ گرفتاری سے بچنے کے لئے وہ گوردوارہ سیس گنج دہلی میں چھپے ہوئے ہیں۔

یو ٹو طیارہ میں خرابی واقع ہو گئی تھی

واشنگٹن ۲۲ جون۔ امریکی جریدہ نیوز ویک کی اطلاع کے مطابق روس پر جاسوسی پرواز کرنے والے یو ٹو طیارہ کے پائلٹ پاورز نے حال ہی میں اپنی بیوی کے نام ایک خط لکھا ہے جس سے اس بات کی توثیق ہوتی ہے کہ یو ٹو طیارہ میں کوئی خرابی واقع ہو گئی تھی۔ جس کی وجہ سے بلندی سے نیچے کی طرف آنا پڑا تھا۔ یاد رہے کہ روس نے اعلان کیا تھا کہ اس نے یکم مئی کو اس طیارہ کو مار گرایا تھا۔

یکم جولائی سے نئے درآمدی مدت کے لائسنس ملنے لگیں گے

راولپنڈی ۲۲ جون۔ درآمد و برآمد کے کنٹرولر لاہور نے لائسنسوں کی نئی کارروائی کا جو اعلان

مقبوضہ کشمیر سے گزرنے والے دریا

ریاستی عوام کی ملکیت ہیں (بخشی غلام محمد)

نئی دہلی ۲۲ جون۔ بھارتی وزیر دفاع مسٹر کرشنا مینن نے کہا ہے کہ ہم بھارت یا پاکستان میں سے کسی ایک کو بھی اپنے کسی علاقے پر ناجائز قبضہ جاری رکھنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ مسٹر کرشنا مینن نے جو گذشتہ پیر کو سرینگر میں ایک جلسے سے خطاب کر رہے تھے مزید کہا کہ جن ملکوں نے جارحانہ کارروائی کر کے ہمارے علاقے پر قبضہ کیا ہے۔ انہیں جتنی جلد ممکن ہو سکے ان علاقوں کو خالی کر دینا چاہیئے۔ سندھ کے طاس کے پانی کی تقسیم کے تنازع کا ذکر کرتے ہوئے بھارتی وزیر دفاع نے کہا ہے کہ کشمیر سے جو دریا گزرتے ہیں وہ ریاست کے عوام کی ملکیت ہیں۔ وہ ان دریاؤں سے استفادے کا پورا حق رکھتے ہیں۔ انہیں ان دریاؤں کے استعمال سے کوئی بھی روک نہیں سکتا۔

مسٹر اختر حسین لندن روانہ ہو گئے

کراچی ۲۲ جون۔ قومی تعمیر نو اطلاعات و نشریات کے وزیر مسٹر اختر حسین ایک ماہ کی رخصت پر پی آئی اے کے ذریعہ یہاں سے لندن روانہ ہو گئے۔ ہوائی اڈے پر سرکاری اور غیر سرکاری زعماء نے مسٹر اختر حسین کو الوداع کہی۔ ان کی اہلیہ ان کے ہمراہ ہیں۔ مسٹر اختر حسین گورنری سے سبکدوش ہونے کے بعد اپریل میں مسٹر ذاکر حسین کے ساتھ ہی ایک ماہ کی رخصت پر جانے والے تھے لیکن ان کی رخصت ملتوی کر دی گئی تھی۔ لندن میں اپنے قیام کے دوران مسٹر اختر حسین آرام کریں گے۔ اور آئندہ ماہ وطن واپس آنے سے پہلے طبی معائنہ بھی کرائیں گے۔

…کو مذکور کہا ہے۔ اس کے مطابق مغربی پاکستان کے تاجروں کو یکم جولائی ۱۹۶۰ء سے درآمدی لائسنس بنکوں کے ذریعہ ملیں گے۔

درخواست دعا

اہلیہ صاحبہ محترم خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب مرحوم تاحال تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔ ابھی تک افاقہ کی کوئی صورت پیدا نہیں ہوئی۔ بزرگان سلسلہ و احباب سے ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ — مورخہ ۲۳ جون ۱۹۶۰ء

فہم و ادراک کے تین مدارج

(قسط ۱)

الفضل اور قارئین الفضل کی خوش قسمتی ہے کہ کچھ عرصہ سے الفضل میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ملفوظات شائع ہو رہے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے کلام کے بے بہا جواہرات کا یہ ایک ایسا خزانہ ہے کہ اس کا کسی قیمت پر دستیاب ہو جانا ایک بہت بڑی خوش قسمتی کا باعث ہے۔ ان جواہر پاروں میں دین اور اسلامی زندگی کے بہت سے تفصیلی اور علمی مسائل کو نہایت پیارے نچے تلے اور سادہ الفاظ میں حل کیا گیا ہے اور یقیناً سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات اور آپ کے خطبات کے بعد ایسا خزانہ ہمارے لٹریچر میں مشکل سے ملے گا۔

ان ملفوظات کی بڑی خوبی یہ ہے کہ حضور نے باتوں ہی باتوں میں احباب کے مختلف سوالات کے جوابات فرمائے ہیں۔ اس طرح ان میں سوچے سمجھے ہوئے خطبات اور مضامین کے برخلاف ایک ایسا متحرک اور روزمرہ کا رنگ پیدا ہو گیا ہے جو اس وقت حاضرین مجلس اور اب قارئین الفضل کے دلوں میں گھر کرنے والا ہے۔ یہ ملفوظات اگرچہ حضور کے فرمودات کے نوٹ لے کر تحریر کئے گئے ہیں . . . .

. . . . تاہم ایک بڑی حد تک ان میں حضور کے ہی فرمودہ خاص الفاظ اور عبارتیں شامل ہیں۔ جن میں ایسی دینی حکمتیں بیان کی گئی ہیں کہ ایک مومن کو جن کی ہر وقت ضرورت پڑتی ہے ان دنوں جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ملفوظات اب تک [illegible] میں شائع ہو چکے ہیں۔ ان میں متعدد دینی مضامین پر حضور ایدہ اللہ نے روشنی ڈالی ہے اور اگر ان پر عمل کیا جائے تو ایک انسان اچھا خاصہ مومن بن سکتا ہے۔

اسلام بلکہ ہر مذہب کی [illegible] ہے۔ چونکہ دیگر الٰہی دین اسلام کی آمد کی وجہ سے متروک ہو چکے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ دیگر اہم مضامین کی طرح اسلام کی الکتاب۔ احادیث رسول اللہ صلعم اور آئمہ مجددین اسلام نے دعا کے متعلق بھی ایک نہایت مکمل راہنمائی دی ہے۔ حقیقی مذہب کا مقصد اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس طرح رشتہ قائم کرنا ہے کہ انسان کی زندگی کے تمام اعمال میں اللہ تعالیٰ کی انابت اور اس کا خوف جھلکنے لگے۔ تاکہ ہماری انفرادی اور اجتماعی زندگیاں نہ صرف ہمارے اپنے لئے بلکہ ہمارے خاندان ہمارے ہم وطنوں اور دنیا کے تمام انسانوں کے لئے امن و امان اور حقیقی خوشی و مسرت کا باعث ہوں۔

قرآن کریم میں اور آنحضرت صلعم کی احادیث میں ہمیں معیاری دعائیں سکھائی گئی ہیں آنحضرت صلعم نے دعاؤں پر اتنا زور دیا ہے کہ آپ نے چھوٹے سے چھوٹے دنیوی عمل کے لئے خاص دعا مقرر کی ہے نہ صرف یہ کہ کھانے پینے۔ سونے جاگنے اٹھنے بیٹھنے سفر میں آنے جانے کے لئے مختص دعائیں دی ہیں۔ بلکہ قضائے حاجت وغیرہ کے متعلق بھی دعا کے نہایت موزوں الفاظ تجویز کئے ہیں۔ الغرض دنیا کا کوئی کام نہیں ہے۔ جس کے دوران ہمیں خاص قسم کی دعائیں آنحضرت صلعم کی احادیث میں نہ ملتی ہوں۔ نہ صرف ہماری انفرادی زندگی کی تفاصیل کے لئے دعائیں ہیں۔ بلکہ عام اجتماعی زندگی کے لئے بھی مختص دعائیں موجود ہیں۔

قرآن کریم میں خود اللہ تعالیٰ نے ہمیں نہایت ہی شاندار دعائیں سکھائی ہیں۔ کیا بلحاظ بلندی مقاصد کے اور کیا بلحاظ انسانی فطرت کے ان کا مقابلہ دنیا میں دعاؤں کا کوئی مجموعہ نہیں کر سکتا سورۃ فاتحہ ہی کی دعا کو لے لیجئے یہ دعا کتنی مکمل کتنی جامع اور کتنی انسانی زندگی کے اعمال اور اس کے مقاصد پر حاوی ہے اس کا اندازہ اسی بات سے ہو سکتا ہے کہ آئمہ اسلام نے اس کی تفسیر میں بڑی بڑی ضخیم کتب تصنیف کی ہیں۔ پھر بھی اس کے پورے مطالب پر حاوی نہیں ہو سکے اور بہت سے موتی ایسے ہیں جو ابھی تک ہماری نظروں سے اوجھل ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سورۃ فاتحہ کی تفسیر اس کثرت سے اپنی تصانیف میں جا بجا بیان کی ہے کہ بعض وقت خیال گزرنے لگتا ہے کہ آپ نے تمام دینی علوم انہی چند الفاظ سے حل کر کے رکھ دئے ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے بھی سورۃ فاتحہ کے سمندر سے نکات دینی کے نہایت قیمتی گوہر حاصل کئے ہیں۔

جیسا کہ ہم نے کہا ہے ہر عہد کے ائمہ اسلام نے سورۃ فاتحہ کی تفسیریں لکھی ہیں ہمارے زمانے میں بھی بعض دیگر اہل علم حضرات نے اس سورۃ کی تفاسیر فرمائی ہیں۔ چنانچہ مولانا ابوالکلام آزاد نے بھی ایک ضخیم مقالہ اسی سورۃ کے متعلق تحریر کیا ہے اور تو اور ہم نے ایک انگریزی پادری صاحب کی ایک کتاب میں سورۃ فاتحہ کی دعا کی اتنی تعریف دیکھی ہے کہ کسی نے کسی دعا کی اتنی تعریف کبھی نہ کی ہوگی۔

سورۃ فاتحہ کی طرح اہل علم حضرات نے دیگر قرآنی دعاؤں کے متعلق بھی بہت کچھ لکھا ہے۔ لیکن سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہایت کارآمد نتائج اور مطالب ان قرآنی دعاؤں سے نکالے ہیں کہ جن کو پڑھ کر اور جن پر غور کر کے انسان کی روح روحانی نشاط سے بھرپور ہو جاتی ہے۔ اسی طرح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی قرآنی دعاؤں کے دریا سے نہایت قیمتی موتی برآمد کئے ہیں چنانچہ آپ کے ملفوظات جو الفضل مورخہ ۱۶ جون ۱۹۶۰ء میں شائع ہوئے ہیں اس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ یوسف کی ایک دعا پر نہایت قیمتی نکات بیان فرمائے ہیں۔ اس دعا کے الفاظ حسب ذیل ہیں:۔

فاطر السموات والارض
انت ولی فی الدنیا والاخرۃ
توفنی مسلماً و الحقنی
بالصالحین۔

یعنی اے زمین و آسمان کو پیدا کرنے والے خدا تو ہی میرا دوست کارساز اور نگران ہے۔ اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ تو مجھے اسلام کی حالت میں وفات دے اور صالحین کے ساتھ مجھے شامل کر۔

یہ الفاظ بظاہر نہایت سادہ اور مختصر ہیں۔ لیکن ایک غور کرنے والا انسان سمجھ سکتا ہے کہ ان میں انسان کی تمام زندگی کا نچوڑ بھر دیا گیا ہے۔ اس حقیقت کو واضح کرنے کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جو لطیف نکات بیان فرمائے ہیں۔ وہ قابل دید ہیں۔

(باقی)

بڑے درد و الم ہیں زندگی میں

یہاں جب تک کہ ہم ہیں زندگی میں
بڑے درد و الم ہیں زندگی میں

تڑپتی ہے بہت جن کی تمنا
وہی لمحے تو کم ہیں زندگی میں

ہم اکثر ایسے کھو جاتے ہیں خود سے
مگر لاکھوں عدم ہیں زندگی میں

کبھی دیکھے نہ ہم نے آتے جاتے
خوشی کے کچھ جو دم ہیں زندگی میں

اُڑے ہیں پرخچے تنو بھی گیا کیا
لگے گویا کہ ہم ہیں زندگی میں

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۱۸ دسمبر ۱۹۴۴ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں مینہ زود نویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے۔

قرآن مجید میں خلیل کا لفظ

فرمایا۔ ایک شخص نے باہر سے سوال لکھ کر بھیجا تھا۔ کہ قرآن مجید میں خلیل کا لفظ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے استعمال ہوا ہے۔ یہ اس شخص کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ جس کے ساتھ سب سے زیادہ محبت ہو۔ اور مراتب کے لحاظ سے خلّت سے اعلیٰ اور کوئی مقام نہیں۔ پھر یہ کس طرح ثابت ہوا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت ابراہیم علیہ السلام سے افضل ہیں۔ میں نے اس کا جواب لکھوا دیا ہے کہ

عربی زبان میں

خلیل کا لفظ

کبھی ایسے شخص کے لئے استعمال نہیں ہوتا جس کے ساتھ سب سے زیادہ محبت ہو۔ چنانچہ میں نے عرب شعراء کی مثالیں بھی دی ہیں۔ جن میں وہ اپنی محبوبہ کی موجودگی میں اپنے دوستوں کو خلیل کہتے ہیں۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ عرب شعراء کے نزدیک خلیل سے بھی اوپر مقام محبت موجود ہے۔ پس عربوں کے نزدیک اس لفظ میں کوئی ایسی خصوصیت نہیں کہ یہ صرف اسی کے لئے استعمال ہو جس کے ساتھ سب سے زیادہ محبت ہو۔ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے اس لفظ کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھی استعمال کیا ہے۔ اگر خلیل ہونا

سب سے اعلیٰ مقام

ہوتا۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو صحابہ کا خلیل کہنا یہ معنے رکھتا ہے کہ نعوذ باللہ صحابہ خدا تعالےٰ کی نسبت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ محبت رکھتے تھے۔ حالانکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے خدا تعالےٰ کی نسبت زیادہ محبت رکھنا شرک ہے۔ پس یہ لفظ ان معنوں کے لئے مخصوص نہیں کہ صرف اسی کے متعلق استعمال ہو جس کے ساتھ سب سے زیادہ محبت ہو۔ بلکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق واتخذ اللہ ابراھیم خلیلا کے الفاظ ان معنوں میں استعمال ہوئے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنی طرف مفتقر پایا یا ان کے ساتھ محبت صادق کی۔ یا ان سے حسن سلوک کیا۔ اور انہیں ہر شر سے محفوظ رکھا۔

فرمایا

قرآن مجید کے مضامین

سمجھنے میں اس قسم کی غلطیاں اس لئے پیدا ہوتی ہیں کہ بالعموم اس بات کو مدنظر نہیں رکھا جاتا۔ اور قرآن کریم میں کوئی لفظ بھی بلا وجہ استعمال نہیں ہوا۔ بلکہ کسی نہ کسی حکمت کے ماتحت استعمال ہوا ہے۔ پھر اس بات پر بھی غور نہیں کیا جاتا کہ بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں۔ جو ہر خدا رسیدہ انسان میں پائی جانی ضروری ہوتی ہیں۔ جیسے صدق۔ ایمان اور اخلاص وغیرہ۔ خدا تعالےٰ کے انبیاء تو الگ رہے ہر خدا رسیدہ انسان میں بھی یہ باتیں پائی جاتی ہیں۔ اب اگر قرآن مجید میں ان باتوں میں سے کسی ایک کا کسی نبی کے ساتھ ذکر ہو جائے۔ تو اس کے یہ معنے نہیں ہوں گے۔ کہ وہ بات خصوصیت کے طور پر بیان کی گئی ہے بلکہ اس کی

کوئی اور وجہ اور حکمت

ہوگی۔ جیسے کسی نبی کے متعلق اگر قرآن کریم میں یہ آتا ہے کہ کان صدیقاً نبیاً۔ تو اس کے یہ معنے نہیں ہوں گے کہ وہ تو سچا نبی تھا۔ اور باقی نعوذ باللہ جھوٹے تھے۔ اسی طرح کسی نبی کے متعلق کان مخلصاً کے لفظ آئیں۔ تو اس سے یہ استدلال نہیں کیا جائے گا۔ کہ نعوذ باللہ باقی غیر مخلص تھے۔ یا کسی نبی کے متعلق اگر ورفعناہ مکاناً علیاً کے الفاظ آجائیں۔ تو اس کے یہ معنے نہیں ہوں گے۔ کہ بعض نبیوں کو تو عزت ملی ہے۔ اور بعض کو نہیں ملی۔ اگر کسی نبی کے متعلق کوئی لفظ آجانے کے یہ معنے ہوں کہ وہ صفت اسی کے ساتھ مخصوص ہوتی ہے۔ اور دوسروں میں نہیں پائی جاتی۔ تو یہ کہنا پڑے گا کہ بعض نبی مومن تھے اور بعض مومن نہیں تھے۔ بعض نبی صادق تھے اور بعض صادق نہیں تھے۔ بعض مخلص تھے اور بعض مخلص نہیں تھے۔ بعض کو اللہ تعالےٰ نے

بڑے بڑے بلند مقامات

عطا فرمائے اور عزت بخشی اور بعض کو عزت نہیں بخشی۔ پس قرآن مجید میں کسی نبی کا کسی لفظ کے ساتھ ذکر ہونا اس بات کی دلیل نہیں ہوتا۔ کہ وہ صفت اس کے ساتھ خصوصیت رکھتی ہے۔ اور کسی دوسرے میں نہیں پائی جاتی۔ بلکہ وہ کسی اور وجہ اور حکمت کے ماتحت بیان کی جاتی ہے۔ جیسے قرآن مجید میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے متعلق

کلمۃ اللہ کا لفظ

استعمال کیا گیا ہے۔ مگر اس کے یہ معنے نہیں کہ صرف حضرت مسیح ہی کلمۃ اللہ تھے۔ اور باقی انبیاء خدا تعالےٰ کے کلمات نہیں تھے۔ بلکہ یہ لفظ اسی حکمت کے ماتحت استعمال ہوا ہے۔ کہ یہود نے حضرت مسیح پر ولد الزنا ہونے کا الزام لگایا تھا اور اس قوم نے دنیا میں ہمیشہ رہنا تھا۔ پس ضروری تھا۔ کہ ان کی بریت کے لئے کلمۃ اللہ کے الفاظ بھی اسی کتاب میں ہوتے جو ہمیشہ رہنے والی ہو۔ جس طرح خدا تعالےٰ نے یہودیوں کے متعلق فرمایا تھا کہ وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ یعنی یہودی قیامت تک رہیں گے۔ اسی طرح قرآن کریم کے متعلق بھی فرمایا ہے کہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون کہ ہم نے ہی قرآن مجید کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے حافظ ہیں۔ پس جب ادھر خدا تعالےٰ نے یہودیوں کے قیامت تک رہنے کا اعلان کر دیا۔ تو ضروری تھا کہ ان کے اس الزام کا رد بھی جو وہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام پر لگاتے تھے۔ ہمیشہ رہنے والی کتاب میں نازل کیا جاتا۔ پس ہر ایک لفظ کے استعمال کرنے میں کوئی حکمت ہوتی ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام

کے متعلق جو خلیل کا لفظ استعمال ہوا ہے اس کا بھی یہ مطلب نہیں کہ خلّت صرف حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ مخصوص ہے۔ بلکہ یہ لفظ اسی حکمت کے ماتحت استعمال کیا گیا ہے۔ کہ قرآن مجید کے مخاطب اہل عرب۔ اہل کتاب اور صابی تھے۔ جو سب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مانتے تھے۔ پس ضروری تھا کہ ان کے سامنے ایسے انسان کی مثال پیش کی جاتی۔ جو

سب کے نزدیک قابل احترام

ہوتا اور وہ صرف حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی تھے۔ پس حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وجود کو پیش کر کے ان لوگوں کو اس طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ کہ اگر تم بھی خدا تعالےٰ کی فرمانبرداری اختیار کرو۔ اور اس کے بتائے ہوئے راستہ پر چلو۔ تو جس طرح خدا تعالےٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا تھا۔ اسی طرح تم بھی خدا تعالےٰ کے خلیل بن جاؤ گے۔ پس اس جگہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا خلیل کے لفظ کے ساتھ ذکر کرنے سے یہ مقصود نہیں کہ صرف حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی اسی صفت میں مخصوص تھے۔ بلکہ یہ بتانا مقصود ہے کہ خدا تعالےٰ کی کامل اطاعت اور فرمانبرداری کر کے مقام خلّت کو حاصل کرنے والوں میں سے ایک حضرت ابراہیم (علیہ السلام) بھی تھے۔

(تفصیلی جواب الفضل ۲۳ دسمبر ۱۹۴۴ء سے ملاحظہ فرمایا جائے)

فرمایا۔ کل میں نے رؤیا میں دیکھا کہ اللہ تعالےٰ ایک قصر میں ہے اور میں اس کے دروازے کے آگے گلی میں کھڑا ہوں اور خدا تعالےٰ کو مخاطب کر کے کہہ رہا ہوں کہ

"اے میرے رب میں دیر سے انتظار میں کھڑا ہوں میرے پیالے میں بھی خیر ڈال"

فرمایا۔

خیر کا لفظ جن معنوں میں یہاں استعمال ہوا ہے ان معنوں میں یہ لفظ پنجابی زبان میں استعمال ہوتا ہے۔ اردو میں استعمال نہیں ہوتا لیکن عربی زبان کے لحاظ سے خیر کا لفظ ہی زیادہ مناسب ہے اور پیالے کی تعبیر قلیب ہوتی ہے۔

مدرسہ احمدیہ میں طلبہ کی کمی

ایک دوست نے عرض کیا کہ مدرسہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے بہت کم طلباء آرہے ہیں۔

حضور نے فرمایا اس کا علاج یہی ہے کہ لوگوں کو بار بار تحریک کی جائے۔ اصلاح و ارشاد کی اہمیت ان پر واضح کی جائے میں سمجھتا ہوں۔ ہمارے پاس جب تک ایک ہزار مربی نہ ہو ہم صحیح طور پر کام نہیں کر سکتے اور اگر ہر سال پچیس مربی تیار ہوں تو اس کے معنے یہ ہیں کہ سال میں یہ ایک ہزار تعداد پوری ہو سکتی ہے لیکن اگر ہر سال ایک سو مربی تیار ہوں۔ تب یہ تعداد دس سال میں پوری ہو سکتی ہے۔ دراصل دس سال سے زیادہ لمبی مہلت ہونی ہی نہیں چاہیئے۔ اگر ہم دس سال میں یہ تعداد پوری کریں تو پھر ہر سال ہمیں ایک سو مربی تیار کرنا چاہیئے اور کم از کم دو سو طالب علم ہر سال پاس ہونا چاہیئے۔ پھر ان میں سے ایک سو کا انتخاب ہو سکتا ہے گورنمنٹ تو بہت سے امیدواروں میں سے ایک کا انتخاب کرتی ہے۔ ہمیں اگر زیادہ نہیں۔ تو کم از کم دو میں سے ایک کے انتخاب کا تو موقعہ ملنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فذکر ان نفعت الذکریٰ

یعنی تم نصیحت کرتے رہو کیونکہ نصیحت کرنا ہمیشہ مفید ہوتا ہے۔ ہمارے مربی باہر جائیں تو ان کا بھی فرض ہے کہ لوگوں کو کہتے رہیں کہ لوگ کثرت سے طلباء مدرسہ احمدیہ میں داخل کرائیں۔ جب تک دریا کی طرح ایک تحریک چلتی چلی جائے۔ اسی وقت تک لوگوں کا اس پر قائم رہنا مشکل ہوتا ہے۔

نئے مخلصین کی ضرورت

(مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم تعلیم وقف جدید)

وقف جدید انجمن احمدیہ کو ایسے مخلصین واقفین کی ضرورت ہے۔ جو اسلام کے شیدائی ہوں۔ اور اس راہ میں ہر قسم کی مشکلات برداشت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ دینی شغف اور واجبی واقفیت رکھتے ہوں۔ دیہاتی جماعتوں کی اسلامی رنگ میں تربیت کرنے کے اہل ہوں اور مالی مشکلات کے باوجود وفاداری فروتنی اور بشاشت کے ساتھ اپنے عہدوں کو نبھانے کی طاقت رکھتے ہوں۔

ایسے مخلصین خود ہی طور پر نظامت تعلیم وقف جدید سے رابطہ پیدا فرمائیں اور اپنے تعلیمی اور دیگر کوائف سے نظامت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ ان کی اشد ضرورت ہے۔ وقف کی درخواست حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کی جائیگی۔

جماعت احمدیہ پسرور کی طرف سے شکریہ اور درخواست دعا

جماعت احمدیہ پسرور اگرچہ ایک پرانی جماعت ہے مگر اپنا قبرستان اور اپنی مسجد نہ ہونے کی وجہ سے ابتدا ہی سے مشکلات اور تکالیف سے دوچار ہو رہی ہے۔ بعض دوستوں نے ان ضرورتوں کے حصول کے لئے کوشش کی مگر کامیابی نہ ہوئی۔

خدا بھلا کرے بابو ابو سعید صاحب رئیس اعظم تنگل مرزا کا کہ انہوں نے اپنی زرعی زمین میں سے دو کنال کا ٹکڑا گذشتہ سال قبرستان کے لئے عطا کر دیا۔ اور احباب جماعت کی دعائیں لیں یہ ٹکڑا زمین مناسب موقع پر ہے اور شہری آبادی سے بھی دور نہیں۔ خدا انہیں دنیا اور آخرت میں اس کا بہتر بدلہ عطا کرے۔ آمین۔

مسجد کی ضرورت باقی رہ گئی تھی سو خدائے کارساز نے اس کا بھی انتظام کر دیا۔ احباب کرام اخبار الفضل ۲۵ رمئی میں "مسجد احمدیہ پسرور کے سنگ بنیاد کی تقریب" کی روئداد پڑھ چکے ہیں۔ جو مکرم مولانا شمس صاحب سابق امام مسجد لندن کے ہاتھوں سے رکھا گیا ہے۔

یہ جگہ جس میں مسجد تعمیر ہو رہی ہے نہایت ہی باموقع اور عمدہ جگہ ہے۔ جسے مکرم ملک نذیر احمد صاحب کمشن ایجنٹ غلہ منڈی پسرور نے اپنی کوٹھی کے ساتھ خریدا تھا۔ اس جگہ کا بہترین اور خوبصورت حصہ وہ ہے۔ جو چالیس فٹ عرض کی پختہ سڑک کے کنارے کی طرف ہے۔ محترم موصوف نے خاص یہ حصہ مسجد کے لئے تجویز کیا ہے۔ اور اس بارہ میں اپنے بعض عزیزوں اور رشتہ داروں کی بھی پروا نہیں کی اور نہ ہی اس بات کو خاطر میں لائے کہ اس سے کوٹھی کی شان اور خوبصورتی میں فرق پڑے گا۔ غرضیکہ انہوں نے حتیٰ تنفقوا مما تحبون" کا عملی نمونہ پیش کیا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ ایثار ہے کہ مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں وہ ایک پائی تک بھی کسی سے لینے کا خیال نہیں رکھتے بلکہ ساری کی ساری مسجد جو سیمنٹ اور بجری سے تیار ہوگی کا خرچ بھی خود ہی برداشت کریں گے۔ اللھم احسن الجزاء الاوفیٰ۔

جماعت ہذا جہاں ملک صاحب کی دلی شکر گزار ہے وہاں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام صحابہ کرام اور درویشان اور جمیع احباب سے ملتجی ہے کہ وہ دعا کریں کہ وہ مولا کریم ملک صاحب اور بابو صاحب کو ان کے اہل و عیال کو اپنے خاص الخاص فضلوں کا وارث بنائے۔ جماعت کو مسجد کے آباد کرنے کی توفیق دے اور لوگوں کے دلوں کو اس کی طرف کھینچ دے۔ پسرور جس طرح اس علاقہ کی منڈی تحصیل اور دینی مرکز ہے اس جگہ کی جماعت بھی اس علاقہ میں مرکزی حیثیت حاصل کرے۔ اللھم آمین ثم آمین

(ابو المبارک از پسرور)

مولوی خیر الدین صاحبؓ مرحوم آف ناروال

از مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی اور سلسلہ حقہ احمدیہ کے مخلص خادم قوم مولوی خیر الدین صاحب آف ناروال حال بدوملہی ضلع سیالکوٹ ۱۹ رمئی بروز جمعرات بحالت نماز حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے ۷۱ برس کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

حضرت مولوی خیر الدین صاحبؓ پابند صوم و صلوٰۃ تھے اور حد درجہ خلیق اور ملنسار بزرگ تھے۔ جب بھی ملاقات کا اتفاق ہوتا تو آپ ہمیشہ خندہ پیشانی اور دلی مسرت کے ساتھ ملتے۔ جب کوئی ایمان افروز واقعہ عرض کیا جاتا تو خوشی سے آپ کا چہرہ چمک اٹھتا۔ باوجود اس کے کہ آپ کسی علمی درسگاہ سے تعلیم حاصل کئے ہوئے نہیں تھے تاہم آپ کافی دینی معلومات رکھتے تھے۔ گفتگو کچھ اس انداز سے فرماتے تھے کہ سننے والا متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا تھا تقریر کرنے کا خاص ملکہ تھا۔ آپؓ عمر بھر اصلاح و ارشاد کے کام میں مصروف رہے اور بہت سی سعید روحوں کو آپؓ کے ذریعہ قبول حق کی سعادت حاصل ہوئی۔

حضرت مولوی صاحب مرحومؓ نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ دنیوی کام سے بڑھ کر دینی کاموں میں صرف کیا آپؓ جماعت کے آنریری مربی تھے۔ اگر کہیں سن پاتے کہ فلاں مقام پر جماعت کا کوئی جلسہ منعقد ہو رہا ہے۔ تو اکثر اپنے خرچ پر یا پیدل سفر کر کے جلسہ میں شرکت کرتے۔ سیالکوٹ اور بعض دیگر قریب کے اضلاع کی جماعتوں کے اکثر احباب مرحومؓ کو بخوبی جانتے اور آپؓ کے اوصاف کے نہ صرف اپنے بلکہ دوسرے لوگ بھی معترف تھے۔ غرض دینی اغراض کے لئے آپ کی زندگی وقف تھی۔

میں نے متعدد بار دیکھا کہ مولوی صاحب مرحومؓ جب بھی کبھی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یا حضور کے کسی صحابیؓ کا ذکر فرماتے تو آپؓ کی آنکھیں پرنم ہو جاتیں ایسا معلوم ہوتا جیسے کوئی عاشق صادق اپنے معشوق کے اوصاف بیان کرتے وقت ایک خاص لذت اور خوشی محسوس کرتا ہے۔ حضرت مولوی صاحبؓ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضور کے صحابہؓ اور حضور کی مبشر اولاد اور خاندان مسیح موعودؑ سے دلی انس و محبت تھی اس زمانہ میں جبکہ دین کی محبت سرد پڑ گئی تھی اور نخل ایمان خشک پڑ گیا تھا اور اللہ والوں سے دنیا خالی نظر آتی تھی خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرما کر پھر سے دین کے والہ و شیدا انسان پیدا کر دئے اور قدرت خداوندی نے شجر اسلام کے ساتھ ایسے روحانی اور شیریں پھل لگا دئے کہ جنہیں دیکھ کر ایک جہان از سر نو نیکی اور تقویٰ کی راہوں پر گامزن ہو گیا۔ یہ روحانی پھل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ ہی تو ہیں۔ جن کے کمالات کے نہ صرف ہم بلکہ اغیار بھی قائل ہیں مولوی خیر الدین صاحبؓ کا وجود بھی ایسے ہی بزرگ لوگوں میں شامل تھا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مولوی صاحب مرحومؓ کی روح کو اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازے مرحومؓ کے لواحقین اور عزیزوں کو صبر جمیل کی توفیق

لطفِ مجالس

(از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی منقول از بدر قادیان)

(۲)

اسلامی آدابِ معاشرت

اس کے بعد لنگر کا افتتاح ہوا۔ دستر خوان بچھایا گیا۔ کھانے چنے گئے اس وقت میرے دل میں آیا کہ ان لوگوں کو اسلامی آداب معاشرت سے آگاہ کیا جائے۔ چنانچہ ڈاکٹر دلیوانی اور ایک اور معزز خاتون نے جب کھانے کی پلیٹیں دیں تو میں نے ذرا بلند آواز سے جزاکم اللہ خیرہ کہا۔ وہ خاتون خوش مزاج اور بے تکلف ہیں۔ فوراً مجھ سے سوال کیا کہ آپ نے یہ کیا کہا۔ اب مجھے موقعہ ہاتھ آیا۔ اور میں اسلام کے کھانے پینے کے آداب بتانے لگا۔ میں نے کہا کہ اسلام کی تعلیم یہ ہے۔ کہ کھانے سے پہلے ہاتھ دھوؤ۔ اور جب کھانے بیٹھو تو پہلے بسم اللہ کہو۔ اپنے سامنے کی چیز کھاؤ۔ کوئی شخص کچھ دے تو جزاک اللہ خیراً کہو۔ اور کھانے کے بعد الحمد للہ کہو اور اس کے بعد السلام علیکم کہو اور چل دو۔ اس پر بہت ہنسی ہوئی۔ یہ دونوں خواتین کھانے چنتی جاتی تھیں۔ اور میرے جملے بھی دہراتی جاتی تھیں۔ یہ جملے اتنی بار دہرائے گئے کہ اکثر اشخاص کو یاد ہو گئے خود ڈاکٹر دین شاہ مہتہ ہر جملہ میں اللہ کے نام سے بہت متاثر ہوئے۔

دوسرے دن اسی سوسائیٹی کی ایک نئی برانچ کا افتتاح ہونے والا تھا۔ ڈاکٹر دلیوانی نے مجھے اگلے دن کے لئے بھی دعوت نامہ پیش کیا۔ اور دروازہ تک اصرار کرتی ہوئی آئیں۔ آخر مجھے شرکت کا وعدہ کرنا پڑا۔

میں جب حسب وعدہ اگلے دن ہاردن ہاؤس بازار گیٹ اسٹریٹ پہنچا۔ تو دیکھا کہ سینکڑوں حضرات مدعو ہیں۔ کارپوریشن کا آفس نہایت کشادہ ہے ساتھ ہی ایک وسیع لائبریری بھی ہے۔ جس میں منجملہ اور کتب کے جماعت احمدیہ کا شائع کردہ انگریزی قرآن مجید بھی ہے۔

کھانے کا وقت آیا تو پھر وہی دونوں خواتین تشریف لائیں یعنی ڈاکٹر دلیوانی اور ان کی سہیلی۔ یہاں کھانا بوفہ سسٹم پر تھا۔ یہ دونوں بھی کھانے میں شریک تھیں۔ اور رات والے جملے بسم اللہ الحمد للہ اور جزاک اللہ خیراً۔ بار بار دہرا رہی تھیں۔ یہ بے تکلفی بڑھتی گئی۔ اور دوسرے حضرات بھی از راہ تفنن یہ جملے دہرانے لگے۔ اکثر تو بے تکلفی سے ہنس رہے تھے۔ ایسا کوئی نہ تھا جس کے چہرے پر مسکراہٹ نہ کھیل رہی ہو۔ غرض یہ مجلس بہت دلچسپی رہی۔

اسپریچوائل سنٹر

مجھے بمبئی میں اسی قسم کی ایک اور مجلس میں شرکت کا موقعہ ملا۔ اس کا نام ہے "اسپریچوائل سنٹر" اس کے اکثر کارکن اور عہدہ دار پارسی ہیں۔ اس سنٹر کی طرف سے ایک مرتبہ مجھے ایک وفد ملا۔ اور کہا کہ اب کے ہم لوگ اپنا جلسہ سالانہ آپ کی صدارت میں کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ آپ کو میرا پتہ کیسے چلا۔ اور مجھ پر اتنا اعتماد کیسے ہوا۔ تو جواب دیا کہ آپ کا ایک لیکچر ایک انگریزی پرچہ

LIVING SCIENCE

میں شائع ہوا ہے۔ آپ کی یہ تقریر ہمارے حلقہ میں بہت پسند کی گئی ہے اس لئے درخواست ہے کہ اس قسم کی ایک تقریر یہ ہم لوگوں کے سنٹر میں بھی کریں میرے نزدیک یہ درخواست تائید غیبی سے کم نہ تھی۔ فوراً اظہار رضامندی کر دیا۔

تاریخ مقررہ پر وہ لوگ اپنی کار لے کر آ گئے۔ میں جب اسپریچوائل سنٹر پہنچا تو دیکھا کہ دوسو کے قریب معقول و سنجیدہ قسم کے آدمی موجود ہیں۔ ان میں نصف عورتیں ہیں اور نصف مرد دونوں کی نشستگاہیں الگ الگ ہیں۔

وہاں مجھے معلوم ہوا کہ اس سنٹر میں ہمیشہ ایک ہی تقریر ہوتی ہے آج میری ہی صدارت بھی ہے۔ اور میری ہی تقریر بھی۔ چنانچہ میں ایک زرق برق کرسی پر لاکے بٹھایا گیا۔ گلے میں ایک نہایت موٹا سا گجرا ڈالا گیا۔ ماحول بھی اچھا تھا۔ فضا بھی سہانی تھی۔ میرن ڈرائیو کا علاقہ بھی تھا۔ میری تقریر کا عنوان تھا "مراقبہ" میں نے اس موضوع پر جھوم کے تقریر کی۔ یسوع مسیح حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خلوت و چلہ کشی کے واقعات سنائے اور علم روحانیت میں اس مجاہدہ کی اہمیت بتائی۔ کرشن رام۔ بدھ مسیحیوں کا ذکر بھی آتا گیا۔

میں جب تقریر سے فارغ ہو کر بیٹھا تو اب ایک صبر آزما سلسلہ شروع ہوا یعنی مردوں نے میری دست بوسی کا سلسلہ شروع کیا۔ خیر میں نے اس پر کچھ اعتراض نہ کیا۔ لیکن مردوں کے بعد عورتوں کی باری آئی اور انہوں نے دست بوسی کے بجائے قدم بوسی شروع کر دی میں نے فوراً ان کی اس حرکت پر احتجاج کیا۔ انہوں نے جب دیکھا کہ میں جب قدم بوسی کا موقعہ نہیں دیتا۔ تو چار پانچ فٹ دوری سے ہی میرے سامنے ڈنڈوت کرنا شروع کر دیا۔ میں ہر چند منع کرتا رہا۔ مگر میری کوئی نصیحت ان پر کارگر ثابت نہ ہوئی۔

مہابودھی سوسائٹی

اسی قسم کے دو مواقع "مہابودھی سوسائٹی" بمبئی میں بھی پیش آئے۔

پہلی مرتبہ ٹریڈ کمشنر آف سیلون کے کے زیر صدارت بودھوں کا ایک جلسہ ہو رہا تھا۔ اتفاق سے میں ٹہلتا ہوا پہنچ گیا۔ دیکھا کہ لوگ مہاتما گوتم بدھ کے فلسفہ پر دھواں دھار تقریریں کر رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر میری طبیعت بھی جوش میں آئی۔ اور میں نے وقت مانگا۔ بڑی مشکل سے صدر جلسہ نے مجھے پانچ منٹ کا وقت دیا۔ میں نے کہا "ایں ہم غنیمت است"۔ لیکن جب میں سٹیج پر آیا۔ اور تقریر شروع کی۔ تو چار منٹ کے بعد ہی صدر جلسہ کھڑے ہوئے اور میرے کان میں کہا کہ آپ کے لئے وقت کی کوئی پابندی نہیں ہے۔ جتنی دیر چاہیں تقریر کریں۔ میں نے اس تقریر میں مہاتما گوتم بدھ کے متعلق مسلمان صاحبوں مصنفوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تاثرات بیان کئے۔ ان لوگوں کے لئے میری یہ تقریر بالکل ہی اچھوتی تھی ٹریڈ کمشنر صاحب نے تو اتنی بار شکریہ ادا کیا کہ گویا وہ بالکل ریجھ گئے ہیں۔

اس کے چند ہی دنوں بعد مجھے مہابدھی سوسائٹی پریل سے ایک دعوت نامہ آیا۔ وہاں بھی میری تقریر تھی۔ وہاں میں نے دیکھا کہ ہزاروں کی تعداد میں وہ ہریجن اکٹھے ہیں جو ابھی ابھی بودھسٹ ہوئے ہیں ان کے درمیان تقریر کرنا کتنا دشوار ثابت ہوا۔ کچھ کہہ نہیں سکتا خیر اس کے بعد مجھے ہر سال مہابدھی سوسائٹی سے دعوت نامے موصول ہوتے ہیں۔ مگر اتفاق دیکھئے کہ میں ہمیشہ ان دنوں بمبئی سے باہر رہتا ہوں۔

ان تعلقات کا ایک عجیب و غریب اثر دیکھئے کہ جب سادھو سماج پریم کوٹی کے صدر کا انتقال ہوا تو ایک بہت بڑے مل مالک مجھے ان کے کریا کرم میں شریک ہونے کی دعوت دینے آئے۔ میں ہر ایسے موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر درود و سلام بھیجتا ہوں۔ جن کی تعلیمات نے میرے خیالات میں اتنی لچک پیدا کر دی کہ ہر مکتب خیال کے افراد سے میرا نباہ ہو جاتا ہے۔

ان تعلقات کا دوسرا فائدہ یہ ہوا کہ میں نے قرآن مجید انگریزی کے نسخے اچھے اچھے گھروں میں پہنچا دیئے اور اس وقت تو اتنے آرڈر ہیں کہ میں ان کی تعمیل نہیں کر سکتا۔ اس کے علاوہ اب مجھے ہر مہینہ مختلف سوسائیٹوں میں شرکت کے متعدد دعوت نامے موصول ہو جاتے ہیں۔ میں حسب فرصت کسی میں شریک ہوتا ہوں اور کسی سے معذرت کر دیتا ہوں۔

صدر ناصر کی آمد کے موقعہ پر عرب ہند سوسائیٹی کی طرف سے جس استقبالیہ پارٹی کا بندوبست کیا گیا۔ اس میں مجھے بھی شرکت کی دعوت موصول ہوئی۔ اور ساتھ ہی اتنے لٹریچر موصول ہوئے کہ میرا گھر مصری سفارت خانہ کا آفس نظر آنے لگا۔

جماعت احمدیہ کا مطمح نظر

جماعت احمدیہ کا خاص مطمح نظر اخلاقی و روحانی اقدار کا قیام ہے اس لئے میں بھی ہمیشہ یہی نصب العین پیش نظر رکھتا ہوں۔ ورنہ بمبئی ایک ایسا شہر ہے جہاں پر تھوڑے دنوں کے بعد فوجی اداروں کو سیاسی دورہ پڑا کرتا ہے۔ ہنگری کی بغاوت سے لے کر تا نادقی کے مقدمہ تک بڑے بڑے نعرے لگتے رہتے ہیں۔ ایک بادل چھٹتا ہے۔ تو دوسرا گھر آتا ہے آج کل امریکہ کے جاسوس جہاز اور چوٹی کانفرنس میں مسٹر خرد شچیف کے کردار پر ہر طرح طبع آزمائی ہو رہی ہے۔ مگر خدا نے ہمیں ان فتنوں سے دور رکھا ہے۔

درخواستہائے دعا

(۱) مکرم مولوی روشن الدین احمد صاحب مبلغ مسقط عرب کے لڑکے کمال الدین حبیب احمد نے ایف۔ ایس۔ سی (میڈیکل) کا امتحان دیا ہے۔

(عبد اللطیف کاتب الفضل ربوہ)

(۲) میری لڑکی امۃ الحفیظ اور بلقیس بیگم نے بی اے کا امتحان دیا ہے۔

خواجہ محمد امین۔ امیر جماعت سمبڑیال

احباب سے کامیابی کیلئے درخواستِ دعا ہے

اطفال الاحمدیہ کے لئے وظائف

انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے سال بھر کی پوری فیس اور نصف فیس بطور وظیفہ اول و دوم آنے والے احمدی طلبہ کو ملے گی۔ امتحان بتقریب اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں ہوگا۔
شرط عمر ۹ تا ۱۴۔
نصاب (۱) پارہ اوّل کے کسی ایک رکوع کی قرأت
(۲) امیر المومنین کی چوالیس جواہر پارے۔
(۳) خلفاء راشدین دور اوّل اور دور دوم کے نام اور سرسری معلومات
(۴) احمدیت کے عقائد و مسائل
(۵) سلسلہ احمدیہ کے متعلق تاریخی معلومات۔
(۶) بیرونی مشنوں کے متعلق موٹی موٹی معلومات۔
(۷) پاکستان کے متعلق تاریخی و جغرافیائی معلومات
جماعتی ادارہ جات کے متعلق معلومات۔

۲۔ انصار اللہ کراچی کی طرف سے وظیفہ

مالیت ۱۵/- روپے ماہوار برائے یک سال
شرائط۔ طلباء جامعہ احمدیہ ربوہ و دیگر جملہ کالجوں کے احمدی طلبہ میں سے اول آنے پر
نصاب (۱) سیرۃ خیر الرسلؐ (۲) حیات طیبہ حضرت مسیح موعودؑ (۳) اسلامی اصول کی فلاسفی (۴) کشتی نوحؑ۔
یہ امتحان مقابلہ سال رواں کی آخری سہ ماہی میں ہوگا۔

(قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

تلافی مافات

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۴۵ء میں ارشاد فرمایا تھا کہ
"مجھے افسوس ہے۔ بعض لوگ یہ خیال کر بیٹھتے ہیں کہ چونکہ اب مقررہ وقت گزر گیا ہے اس لئے جلدی کی کیا ضرورت ہے۔ ایسے لوگ وقت کے گزر جانے سے اور بھی سست ہو جاتے ہیں۔ مگر میرے نزدیک اس سے زیادہ بدقسمتی کی کوئی اور بات نہیں ہو سکتی کہ انسان پہلے تو کسی مجبوری کی وجہ سے نیکی سے محروم رہے اور بعد میں بے ایمانی کی وجہ سے نیک کام میں حصہ نہ لے سکے۔ حالانکہ جو لوگ مجبوری کی وجہ سے کسی نیک کام میں شریک ہونے سے محروم رہتے ہیں وہ بعد میں اپنی کوتاہی کا ازالہ کر دیں تو بہت کچھ ثواب حاصل کر سکتے ہیں۔ لیکن اپنی کوتاہی کا ازالہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے حصہ نہیں لے سکتے۔"
پس میں امید کرتا ہوں کہ جو دوست اب تک تحریک جدید کا وعدہ ادا نہیں کر سکے وہ اب جلد سے جلد ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اول تو وہ کوشش کریں کہ اسی مہینہ میں ان کا چندہ ادا ہو سکے اگر سب ادا نہ کر سکیں تو اگلے مہینہ میں ادا کرنے کی کوشش کریں۔ تا خدا تعالیٰ کے حضور وہ ان لوگوں میں شامل ہو جائیں جو مسابقت کی روح اپنے اندر رکھتے ہیں اور نیکیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔"
پس وہ احباب جو اپنا وعدہ ابھی تک پورا نہیں کر سکے وہ بیدار ہو کر آگے بڑھنے کی سعی بلیغ فرمائیں اور کوشش فرمائیں کہ جلد سے جلد اپنے وعدے کی رقم ادا کر دیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

مجلس انصار اللہ کی مالی تحریکات

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے اس وقت مندرجہ ذیل چار مالی تحریکات ہیں۔ ان کی شرح اس قدر قلیل ہے کہ چندہ کی ادائیگی کسی رکن پر بھی بار نہیں ہو سکتی۔
(۱) چندہ مجلس: ماہوار آمد پر نصف پائی فی روپیہ (۲) چندہ سالانہ اجتماع بارہ آنے سالانہ فی رکن (۳) چندہ اشاعت لٹریچر۔ ایک روپیہ سالانہ (۴) تعمیر دفتر حسب توفیق
زعماء مجالس انصار اللہ اپنی اپنی مجالس میں تمام انصار احباب سے یہ رقوم وصول فرما کر عند اللہ ماجور ہوں

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مخلوق خدا کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کی تلقین

فضل عمر ویلفیئر سوسائٹی کراچی کے زیر اہتمام ایک دعوت میں

مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی کی تقریر

آج شام فضل عمر ویلفیئر سوسائٹی رجسٹرڈ کی طرف سے تمام ورکرز کو ٹی پارٹی دی گئی۔ پارٹی کے بعد ایک جلسہ ہوا جس کی صدارت شیخ رحمت اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں ورکرز کو تلقین کی کہ وہ بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے زیادہ سے زیادہ کام کریں۔ خدا تعالیٰ آپ کی تھوڑی سی قربانی کا بہت بڑا صلہ عطا فرمائے گا۔ آپ نے نوجوانوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ تکلف اور تصنع کو چھوڑ دیں اور خیالات میں وسعت پیدا کریں۔ قائد صاحب نے کامیابی کا راز بتاتے ہوئے اپنی تقریر بھی فرمایا کہ "کام میں آرام ہے" مرزا نذیر احمد صاحب نے سوسائٹی کی طرف سے سال بھر کے لئے مندرجہ ذیل حلقوں کی مالی امداد دینے کا اعلان کیا۔

حلقہ فیڈرل ایریا لائبریری کے لئے ۶۰/- روپے
حلقہ لارنس روڈ اطفال کے لئے ۲۰/- روپے
حلقہ مارٹن روڈ اطفال کے لئے ۲۰/- روپے۔

ان حلقوں کی بہترین کارکردگی کے صلہ میں یہ مالی امداد دی گئی۔ یہ ان حلقوں کی مجلس اطفال الاحمدیہ یہ رقم اطفال کی پڑھائی پر خرچ کرے گی۔

(ناظم نشر و اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ۔ کراچی)

خانہ خدا کی تعمیر کیلئے کم از کم ۱۵۰/- روپیہ ادا فرمانے والے مخلصین کی گیارھویں فہرست

ذیل میں ان مخلص بھائیوں اور بہنوں کے اسماء گرامی پیش کئے جاتے ہیں جنہوں نے مسجد احمدیہ فرینکفورٹ پر کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ تحریک جدید کو ادا فرما دیا ہے۔ دیگر مخیر احباب سے بھی درخواست ہے کہ وہ بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر دعائیں حاصل کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

(وکیل المال تحریک جدید)

(۱۳۵) محترمہ حشمت بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری محمد عطاء اللہ صاحب ڈھاکہ ضلع شیخوپورہ ۱۵۰/-
(۱۳۶) محترمہ لیڈی ڈاکٹر سلیمہ اختر صاحبہ والدہ خواجہ عبد الرحمٰن صاحب امرتسری جہلم شہر ۱۵۰/-
(۱۳۷) مکرم میجر ملک حبیب اللہ صاحب دوالمیال ضلع جہلم ۱۵۰/-
(۱۳۸) مکرم سید سہیل احمد صاحب پنڈ دادن خان (حال لاہور) ضلع جہلم ۱۵۰/-
(۱۳۹) مکرم احمد الدین صاحب منجانب والدین کھیوڑہ " ۱۵۰/-
(۱۴۰) مکرم امۃ الشکور بیگم صاحبہ زوجہ عبد السلام صاحب کمپونڈر ڈیرہ غازیخان ۱۵۰/-
(۱۴۱) مکرم مولوی عزیز محمد صاحب وکیل صدر جماعت احمدیہ " " ۱۵۰/-
(۱۴۲) مکرمہ عائشہ بی بی صاحبہ زوجہ " " " ۱۵۰/-
(۱۴۳) مکرم ڈاکٹر نور دین صاحب کوٹ فتح خان ضلع اٹک ۱۵۰/-
(۱۴۴) کرنل ملک سلطان محمد خان صاحب " " ۱۵۰/-
(۱۴۵) مکرم بشیر الدین احمد صاحب اٹک آئل کمپنی لمیٹڈ کھیوڑہ " ۱۵۰/-
(۱۴۶) مکرم چوہدری محمود احمد صاحب ناصر کیمل پور شہر ۱۵۰/-

زعماء کرام انصار اللہ ماہوار رپورٹ کارگزاری بھجوائیں

ابھی تک بعض مجالس کی طرف سے ماہ اپریل کی رپورٹ کارگزاری نہیں پہنچی جس کی وجہ سے دینی کاموں کے سلسلہ میں مرکز کو ان کی نیک مساعی کا علم نہیں ہو سکا۔ تمام متعلقہ زعماء کرام سے التماس ہے کہ وہ از راہ کرم جلد از جلد رپورٹ ماہ مئی بھجوا دیں اور آئندہ ایسا انتظام کریں کہ ہر ماہ کی دس تاریخ تک گزشتہ ماہ کی رپورٹ مرکز میں پہنچ جایا کرے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست دعا میری باجی بعارضہ پیچش شدید بیمار ہیں۔ احباب کرام مکمل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ریاض احمد ناظم اطفال راولپنڈی)

الجزائر کے بڑے بڑے شہروں میں فرانسیسی فوج بھیج دی گئی

فرانس، امریکہ، برطانیہ اور دوسرے ملکوں کی طرف سے قوم پرستوں کے فیصلے کا خیر مقدم

لندن ۲۱ جون۔ حکومت فرانس سے جنگ بندی کی بات چیت پر آزاد الجزائر کی حکومت نے جو آمادگی ظاہر کی ہے۔ اس سے الجزائر کے فرانسیسی آباد کاروں میں غم و غصہ اور اضطراب کی لہر دوڑ گئی ہے۔ چنانچہ کشیدگی کی فضا کے پیش نظر آج الجزائر کے تمام بڑے بڑے شہروں میں فرانسیسی فوج بھیج دی گئی ہے۔

بات چیت پر آمادگی کے متعلق آزاد الجزائر کی حکومت نے تونس سے جو اعلان کیا ہے۔ اس میں امید ظاہر کی گئی ہے۔ کہ گذشتہ ساڑھے پانچ برس سے الجزائر میں جو خون خرابہ ہو رہا ہے وہ ختم ہو جائے گا۔ یاد رہے کہ جنرل ڈیگال نے گذشتہ منگل کو جنگ بندی کی بات چیت کی پیش کش کی تھی۔ فرانس امریکہ۔ برطانیہ۔ مراکش۔ تونس اور مغربی جرمنی کے علاوہ دوسرے کئی ملکوں نے بات چیت کی پیش کش قبول کر لینے کے متعلق الجزائری قوم پرستوں کے فیصلے کا خیر مقدم کیا ہے۔

الجزائر میں مقیم فرانس کے ڈیلیگیٹ جنرل موسیو پال دلا ورے نے آج ایک نشریہ میں الجزائر کے تمام شہریوں سے اپیل کی کہ وہ پرسکون رہیں اور الجزائر میں امن اور قانون کی عملداری برقرار رکھنے میں حکومت کا ہاتھ بٹائیں۔ بعض حلقوں کی طرف سے اس اندیشے کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ الجزائر کے انتہا پسند فرانسیسی آباد کار جو فرانس اور الجزائر کے ادغام کے حامی ہیں اس موقعہ پر گڑ بڑ پھیلانے کی کوشش کریں گے ہفتہ کے روز اور اتوار کو جنرل ڈیگال کے خلاف مظاہرے بھی ہوئے تھے۔ تاہم الجزائری قوم پرستوں کے فیصلے کے فوراً بعد کوئی قابل ذکر ناخوشگوار حادثہ پیش نہیں آیا۔ اور الجزائر کے سرگرم فرانسیسی حلقوں نے سردست جنرل ڈیگال کی مذمت پر اکتفا کیا ہے۔ دیں اثنا الجزائر کے کنٹر رو بو حلقوں نے تازہ ترین صورت حال پر کسی حیرت کا اظہار نہیں کیا۔ ان حلقوں نے اس بات پر زور دیا ہے کہ جنرل ڈیگال اور قوم پرستوں کے موقف میں اب بھی بڑا اختلاف موجود ہے جو جنرل ڈیگال کی پیش کش اور اس سلسلے میں قوم پرستوں کے جوابی اعلان سے واضح ہے۔ ان حلقوں کو امید ہے کہ فریقین کی متوقع بات چیت سے کوئی ٹھوس نتیجہ برآمد نہیں ہو سکے گا ادھر الجزائر شہر کے مسلمان قوم پرست حکومت کے اعلان سے بڑے پر امید نظر آنے لگے ہیں۔ اور وہ اسے جنرل ڈیگال کی کامیابی قرار دے رہے ہیں۔ تاہم انہوں نے اس اندیشے کا اظہار بھی کیا ہے کہ اس

صورتِ حال پر الجزائر میں آباد فرانسیسیوں کی طرف سے شدید ردعمل کا اظہار کیا جائے گا۔ لیکن اگر انہوں نے اپنے غم و غصہ کے اظہار کے لئے ناپسندیدہ حربے اختیار کئے تو یہ اس بات کا ثبوت ہوگا۔ کہ وہ سنجیدگی کے ساتھ "بقائے باہم" کے خواہش مند نہیں ہیں۔

آج جب الجزائری قوم پرستوں کا جواب جنرل ڈیگال کو پہنچایا گیا تو انہوں نے اس کے متعلق فوراً وزیراعظم مائیکل دیبرے سے صلاح مشورہ شروع کر دیا باخبر حلقوں نے قوم پرستوں کے اس جواب کو "ٹھوس" قرار دیا ہے ان حلقوں نے حالات کے نئے رُخ کو جنرل ڈیگال کی فوجی اور سیاسی مساعی کا نتیجہ قرار دیتے ہوئے رائے ظاہر کی کہ متوقع بات چیت صرف جنگ بندی کے متعلق ہوگی اور اس میں مندرجہ ذیل تین امور زیر بحث آئیں گے۔

(۱) جنگ بندی (۲) اسلحہ کو ٹھکانے لگانے کا طریق کار اور (۳) حریت پسند فوج کا مستقبل۔ ان حلقوں نے کہا کہ حق خود ارادیت عطا کرنے سے متعلق مسائل پر اس کے بعد غور کیا جائے گا۔

ان حلقوں نے مزید رائے ظاہر کی کہ اگر متوقع بات چیت ناکام ہو گئی تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوگا کہ قیام امن کے امکانات بالکل ختم ہو گئے ہیں بلکہ دوسرے ذرائع سے امن قائم کرنے کی کوشش جاری رکھی جا سکیں گی۔

فرانس کے ایک سابق وزیراعظم پال رینو نے آج صبح کہا یہ بڑی حوصلہ افزا خبر ہے کہ الجزائری قوم پرستوں نے بات چیت کے لئے جنرل ڈیگال کی پیش کش منظور کر لی ہے۔ فرانس میں مقیم الجزائر کے ایک معتدد لیڈر مثالی حاج کے قریبی حلقوں نے بھی الجزائری قوم پرستوں کے فیصلے کا خیر مقدم کیا ہے۔ برطانوی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے الجزائری قوم پرستوں کے فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ جنرل ڈیگال نے گذشتہ سال سولہ ستمبر کو الجزائریوں کے لئے حق خود ارادیت کی جو پیش کش کی تھی اسے حکومت برطانیہ کی مکمل تائید حاصل ہے مغربی جرمنی کے سیاسی حلقوں نے بھی قوم پرستوں کی

طرف سے جنرل ڈیگال کی پیش کش کے جواب پر اظہار اطمینان کیا ہے۔ تاہم سرکاری حلقوں نے اس سلسلے میں کوئی تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا۔ کیونکہ حکومت مغربی جرمنی کی پالیسی یہ ہے کہ وہ الجزائر کے مسئلہ کے بارے میں اپنے کسی موقف کا اعلان نہیں کرتی۔

برطانوی لیبر پارٹی میں اختلافات زیادہ شدت اختیار کر گئے

مسٹر ہیو گیٹسکل سے مستعفی ہو جانے کا مطالبہ

لنڈن ۲۱ جون برطانیہ کی لیبر پارلیمنٹری پارٹی کے دائیں اور بائیں بازو میں گزشتہ انتخابات کے بعد جو اختلافات منظر عام پر آئے تھے وہ اب زیادہ شدت اختیار کر گئے ہیں۔ چنانچہ پارٹی میں ایک انتہا پسند گروپ۔ وکٹری فار سوشلزم۔ نے مسٹر ہیو گیٹسکل سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ جماعتی قیادت سے مستعفی ہو جائیں۔

پارٹی کے اس گروپ کی طرف سے جاری ہونے والے ایک بیان میں کہا گیا ہے۔ ممکن ہے مسٹر گیٹسکل کی ذاتی خوبیاں لیبر تحریک کے لئے دیر تک مفید ثابت ہوں۔ لیکن ہماری رائے یہ ہے کہ ان کی قیادت پارٹی میں کمزوری۔ انتشار اور نفاق کی موجب ہے چنانچہ پارٹی کا مفاد اس امر کا متقاضی ہے کہ وہ اپنے عہدہ سے مستعفی ہو جائیں۔

بیان میں مسٹر گیٹسکل پر الزام لگایا گیا ہے کہ انہوں نے پارٹی کو زرعی پالیسی اور نیشنلائزیشن کے بے کار جھگڑوں میں الجھا دیا اور اپنے تئیں پوری جماعت کی بجائے ایک چھوٹے سے دھڑے کا ترجمان بنا کر رکھ دیا۔

پارٹی کا مذکورہ گروپ بارہ ارکان پارلیمنٹ پر مشتمل ہے جن میں مسٹر سڈنی سلور مین شامل ہیں۔

مارشل لا کے اسسٹنٹ سب ایڈمنسٹریٹر

لاہور ۲۲ جون۔ بریگیڈیئر نصیر احمد خان مارشل لا سب ایڈمنسٹریٹر سیکٹر زون "بی" نے لیفٹیننٹ کرنل محبوب خان کو مارشل لا اسسٹنٹ سب ایڈمنسٹریٹر سیکٹر "اے" زون بی مقرر کیا ہے۔

لاہور سے مری کے لئے سٹیشن ویگن

لاہور ۲۱ جون گورنمنٹ ٹرانسپورٹ سروس راولپنڈی روزانہ لاہور سے مری کے لئے ایک سٹیشن ویگن چلاتی ہے جو سرائے رتن چند سے چھ بجے صبح روانہ ہو کر ساڑھے بارہ بجے دوپہر مری پہنچ جاتی ہے۔ سٹیشن ویگن مری سے روانہ ہوتی ہے۔ لاہور سے مری کے لئے ایک نشست کا کرایہ ساڑھے پچیس روپے ہے۔ ایڈوانس بکنگ سرائے رتن چند میں ٹرانسپورٹ سروس کے دفتر سے ٹیلی فون نمبر ۵۴۲۷ پر کی جا سکتی ہے۔

بات چیت کی قیمت۔ ڈیڑھ لاکھ انسان

پیرس ۲۱ جون۔ الجزائر میں فرانسیسی تسلط سے آزادی حاصل کرنے کی جنگ گزشتہ ساڑھے پانچ برس سے جاری ہے اور اس میں فرانسیسی ذرائع کے اندازے کے مطابق فریقین کے تقریباً ڈیڑھ لاکھ افراد کام آ چکے ہیں۔

پیرس کے باخبر حلقوں کا کہنا ہے کہ اس وقت بھی جنرل ڈیگال اور قوم پرستوں کے موقف میں زبردست اختلاف موجود ہے اور متوقع بات چیت کی کامیابی سو فیصدی یقینی نہیں۔ تاہم اگر یہ ناکام ہو بھی گئی تو اس سے شمالی افریقہ میں قیام امن کے لئے دوسرے راستے تلاش کرنے میں ضرور مدد ملے گی۔

دولت مشترکہ کی رکنیت کے قانون میں ترمیم

سڈنی ۲۱ جون۔ مسٹر منزیز وزیراعظم آسٹریلیا نے ایک بیان میں کہا دولت مشترکہ کی رکنیت کے قانون میں مزید ترمیم ہو سکتی ہے۔ آپ نے کہا دولت مشترکہ کی رکنیت کے قانون میں ترمیم کرنے کا سوال اس لئے پیدا ہو رہا ہے کہ افریقہ کے کئی ایک ممالک آزاد ہونے والے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ آزادی کے بعد دولت مشترکہ میں شامل ہو جائیں۔ مسٹر منزیز نے جاپان کی صورت حال پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ جاپان کا فتنہ و فساد ظاہر کر رہا ہے کہ کمیونسٹوں کو اپنے پروپیگنڈے میں زبردست فتح حاصل ہوئی ہے۔ لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ جاپان اب مغربی ملکوں کا ساتھی نہیں رہا۔ یہ ایسا ملک ہے جسے مغربی ممالک کمیونزم کے پروپیگنڈے کے مقابلے میں زبردست اہمیت دے رہے ہیں اور دے رہے ہیں ...... اور موجودہ واقعات نے یہ ظاہر کر دیا ہے کہ تھوڑے سے شرارت پسند لوگ اگر شرارت پر آمادہ ہو جائیں تو وہ نہایت خطرناک اقدام کر سکتے ہیں۔

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت

چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

دوسرے پنج سالہ منصوبہ کو کامیاب بنانے کیلئے قوم کا ہر فرد اپنا فرض ادا کرے

(صدر ایوب کی نشری تقریر)

مری ۲۲ جون صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے انیس ارب روپے کا دوسرا پنج سالہ منصوبہ قوم کے سپرد کرتے ہوئے اسے ایسا قابل عمل منصوبہ قرار دیا جو اقتصادی اور سماجی ترقی کے سلسلے میں قومی خواہشات کا آئینہ دار ہے۔

آپ نے کہا اس منصوبے کی تکمیل قومی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے بے حد ضروری ہے۔ اس منصوبے پر عمل درآمد کرنے کی مہم ایک ایسی لڑائی کی حیثیت رکھتی ہے جسے جیتنے کے لئے قوم کے ہر فرد کو اپنی طاقت اور مہارت کا مظاہرہ کرنا چاہیئے۔

صدر مملکت قوم کے نام ایک پیغام نشر کر رہے تھے آپ نے اس یقین کا اظہار کیا کہ پاکستانی قوم عزم صمیم اور جرأت سے کام لے گی۔ اور خدا پر بھروسہ کر کے میدان عمل میں تیزی سے آگے بڑھے گی تاکہ قوموں کی برادری میں اپنے لئے ممتاز مقام پیدا کر سکے۔

صدر نے کہا دوسرے پنج سالہ منصوبے پر بطور مجموعی انیس ارب روپیہ خرچ آئے گا اس میں سے گیارہ ارب روپیہ قومی وسائل سے پورا کیا جائے گا اور آٹھ ارب روپیہ کا زرمبادلہ غیر ملکی امداد قرضوں اور پاکستان میں غیر ملکی سرمایہ لگوانے سے حاصل کیا جائے گا صدر نے کہا اتنی بڑی اہمیت کے منصوبے کی تکمیل کے لئے عظیم جدوجہد کی ضرورت پڑے گی۔ لیکن انشاء اللہ ہم اس مقصد کے حصول میں کامیاب ہو جائیں گے آپ نے کہا قوم کو اپنے وسائل بڑھانے کے لئے اس منصوبے کا بوجھ ہر حالت میں برداشت کرنا چاہیئے اور اس کے لئے قوم کے ہر فرد کو کچھ نہ کچھ قربانی کرنی پڑے گی لیکن ہر شخص سے جس قربانی کا مطالبہ کیا جا رہا ہے وہ اس کی استطاعت کے مطابق ہوگی آپ نے امید ظاہر کی کہ عوام اپنی اور اپنے ملک کی بہبود کے پیش نظر رضاکارانہ طور پر یہ بوجھ برداشت کریں گے۔

صدر نے امید ظاہر کی کہ دوسرے پنج سالہ منصوبے کی تکمیل کے بعد غلے کی پیداوار میں بیس فی صد اضافہ ہو جائے گا جس کی وجہ سے ملک خوراک کے لحاظ سے خود کفیل ہو جائے گا۔ آپ نے کہا اس منصوبے کی بنا پر ملک کی منتخب بنیادی صنعتیں اور چھوٹی صنعتیں اچھی خاصی ترقی کریں گی۔ بے خانماں لوگوں کو آباد کیا جائے گا۔ اور جو لوگ اس وقت غلیظ علاقوں میں آباد ہیں ان کے لئے بہتر مکانات فراہم کئے جائیں گے۔ قابل تعلیم عمر کے تیس فی صد بچوں کے لئے پرائمری تعلیم کی سہولتیں بہم پہنچائی جائیں گی۔ صدر نے کہا اگر ملک کی آبادی اسی تناسب سے بڑھتی رہی۔ تو دوسرے پنج سالہ منصوبے کی تکمیل بھی اقتصادی اور مالی لحاظ سے ملک کو چنداں فائدہ نہیں پہنچا سکے گی۔ لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ آبادی مناسب حد سے زیادہ بڑھنے نہ دی جائے۔

یکم جولائی سے عملدرآمد

صدر نے کہا دوسرے پنج سالہ منصوبے کا ڈھانچہ منصوبہ بندی کمیشن نے تیار کیا ہے اور حکومت نے اس کی منظوری دے دی ہے منصوبے پر یکم جولائی سے عملدرآمد شروع ہو جائے گا۔ صدر نے کہا ہماری کم از کم خواہش یہ ہے کہ ہر شخص کو پیٹ بھر کر کھانا ملے۔ تن ڈھانپنے کے لئے ضرورت کے مطابق کپڑے دستیاب ہوں اور ہماری زرعی اور صنعتی ترقی کیلئے ضروری ہے کہ پانی اور بجلی کے وسائل بڑھائیں چنانچہ آئندہ پانچ سال میں پانی اور بجلی کی کئی سکیمیں پایۂ تکمیل تک پہنچائی جائیں گی جہاں تک صنعت کا تعلق ہے آزادی کے بعد پاکستان نے صنعتی میدان میں خاصی ترقی کی ہے۔ خدا کے فضل سے پاکستان میں چند ایک مفید صنعتیں مضبوط بنیاد پر قائم ہو چکی ہیں جنمیں ٹیکسٹائل پٹ سن، کاغذ، کھانڈ، چمڑا اور سیمنٹ کی صنعتیں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ آئندہ پانچ سال میں ان صنعتوں میں مزید توسیع کی جائے گی۔

صدر ایوب کی طرف سے الجزائری حکومت کے فیصلے کا خیر مقدم

مری ۲۳ جون۔ صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے اس امر پر اظہار مسرت کیا ہے کہ الجزائر کی عبوری حکومت کے وزیر اعظم مسٹر فرحت عباس نے جنرل ڈیگال کی دعوت قبول کرتے ہوئے پیرس جانے اور فرانسیسی حکام سے الجزائر میں جنگ بندی کی بات چیت شروع کرنے پر آمادگی ظاہر کر دی ہے۔ صدر نے کہا کہ پاکستان کو مسئلہ الجزائر کے تصفیے سے بڑی دلچسپی ہے اور وہ اس سلسلے میں اپنی مساعی جمیلہ سے کام لینے کا خواہشمند ہے۔ آپ نے کہا ہمیں توقع ہے کہ دونوں فریق اس جھگڑے کا کوئی معقول حل تلاش کرنے میں کامیاب ہو سکیں گے اور الجزائر کے غریب مسلمانوں کو جو اس بے جگری سے جدوجہد کرتے اور بے پناہ نقصان برداشت کرتے رہے ہیں۔ پر امن اور آسودہ زندگی گزارنے کا موقع مل سکے گا۔

پاکستان نے مالی فیڈریشن کو تسلیم کر لیا

کراچی ۲۳ جون۔ کل حکومت پاکستان نے فرانسیسی سوڈان اور سینیگال پر مشتمل مالی فیڈریشن کو تسلیم کر لیا اور فیڈریشن کو اس فیصلہ سے آگاہ کر دیا گیا۔ صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے فیڈریشن کے وزیر اعظم کو تہنیت کا پیغام روانہ کیا ہے۔

درخواست دعا

میری والدہ صاحبہ کئی روز سے بیمار ہیں کمزوری بہت بڑھ گئی ہے صحابہ کرام درویشان قادیان اور جملہ احمدی احباب سے درخواست ہے کہ والدہ مکرمہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں

خاکسار (چوہدری) عبد اللطیف
ڈویژنل قائد خدام الاحمدیہ ملتان

اعلان نکاح

میرے برادر نسبتی عزیزم سید رشید احمد صاحب کھاریاں ابن حکیم سید گلزار احمد صاحب مرحوم (کھوڑ۔ اٹک) کا نکاح ہمراہ عزیزہ رشیدہ اختر صاحبہ بنت جناب ڈاکٹر محمد احسان صاحب سیالکوٹ بعوض تین ہزار روپیہ حق مہر پر محترم امیر صاحب جماعت ہائے شہر و ضلع سیالکوٹ نے بعد از نماز جمعہ بتاریخ ۱۷ جون ۱۹۶۰ء کو جامع مسجد احمدیہ سیالکوٹ شہر میں پڑھا۔ صحابہ کرام و درویشان اور احباب جماعت سے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد افضل ایئر فورس سرگودھا)

ربوہ میں مرغیوں کا ٹیکہ

مورخہ ۲۶/۶ بروز جمعہ نماز فجر کے بعد مرغیوں کو ٹیکہ کیا جائیگا۔ ۲ ماہ سے زائد عمر کے چوزوں اور مرغیوں کو اپنے ہاتھ سے ٹیکہ کریں یا لگوالیں۔ ڈاکٹر عبد الستار شاہ

ہنٹرز دار الرحمت غربی فیکٹری ایریا ربوہ

زمین قابل فروخت

ایک قطعہ زمین دو کنال جو کہ محلہ دار الصدر ربوہ میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے مکان کے قریب ہے قابل فروخت ہے۔ پانی میٹھا ہے۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کر کے قیمت وغیرہ کا تصفیہ کر سکتے ہیں۔

معرفت مینیجر الفضل۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴